# اداریہ

سہ ماہی تحقیقی مجلّہ نور معرفت کا 61واں شمارہ پیش خدمت ہے۔ اس شمارے کا پہلا مقالہ "قرآن و سنّت میں اقتصادی تربیت کا اہتمام" کے عنوان سے مزین ہے۔ دراصل، ایک غلط تاثر یہ قائم ہو گیا ہے کہ اسلام، بس آخرت کی بات کرتا اور انسان کو دنیا و مافیہا سے لاپروا بنانے کی تعلیم دیتا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اگرچہ یہ بات درست ہے کہ اسلام عالمِ آخرت ہی کو انسان کی آخری منزل قرار دیتا اور اُسے آباد کرنے پر زور دیتا ہے، لیکن اسلام، دنیا کو آخرت تک پہنچنے کا ذریعہ اور پل قرار دیتا ہے۔ اسلام انسان کی دنیا و آخرت کے درمیان نہ ٹوٹنے والا تعامل برقرار کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن و سنّت میں انسان کو بارہا یہ تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اپنا معاش سدھارے؛ کیونکہ اِس سے اُس کی معاد سدھرے گی۔ اِس پسِ منظر میں پیشِ نظر مقالہ اُس اہتمام کا جائزہ لیتا ہے جو قرآن و سنّت نے انسان کے معاش کو سدھارنے کے حوالے سے کیا ہے۔

اس مقالے میں فاضل مقالہ نگار نے ایک تحقیقی روش کے تحت یہ بتایا ہے کہ اسلام انسان کی اقتصادی تربیت پر بہت زور دیتا ہے۔ اُسے معاشی لحاظ سے خود مختار دیکھنا چاہتا ہے۔ اسلام کی نظر سے معاشی ترقی میں انسانی تدبیر اور اُس کی محنت و مشقت کا گہرا عمل دخل ہے۔ مقالہ نگار نے یہ واضح کیا ہے کہ اسلام کی نظر میں کام کی اہمیت کیا ہے اور کسبِ معاش کی مہارتیں کتنی اہم ہیں۔ نیز یہ کہ اقتصادی خوشحالی میں وسائل کا کیا کردار ہے اور اقتصادی مشکلات سے بچنے کے لیے قرآن و سنّت کی روشنی میں کسب و خرچ کا کون سا ماڈل قابل قبول ہے۔ بہر کیف، یہ مقالہ ہمیں اقتصاد کے حوالے سے اسلام کی بنیادی اور انتہائی اہم تعلیمات سے روشناس کرواتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔

اس شمارے کا دوسرا مقالہ "معاشی تربیت کے قرآنی خاص مبانی" کے عنوان سے پیشِ خدمت ہے۔ اِس تحقیقی کاوش کا تعلق بھی ہماری معاشیات سے ہے۔ اس کاوش کے پسِ منظر میں یہ حقیقت کارفرما ہے کہ کم و بیش ہر انسانی سماج، اقتصادی مشکلات سے دوچار ہے۔ کہیں معاشی استحصال ہے، تو کہیں فقر و فاقہ، کہیں سود خوری ہے تو کہیں مال و دولت کی غیر منصفانہ تقسیم، کہیں حق تلفی ہے، تو کہیں فضول خرچی۔ بنی نوعِ انسان کے معاشی مسائل اتنے گمبھیر ہیں کہ قریب قریب کوئی راہِ حل نظر نہیں آتا۔ ایسی صورتحال میں سوال یہ جنم لیتا ہے کہ آخر کیوں انسان آئے دن معاشی مشکلات کے جال میں پھنستا اور اِس بھنور میں ڈوبتا چلا جا رہا ہے؟ بچ نکلنے کا راستہ کیا ہے؟

پیشِ نظر مقالے میں اسی سوال کا جواب دیا گیا ہے۔ مقالہ نگار کے مطابق، انسان کے تمام معاشی مسائل کا اصل موجب، معاشی تربیت کا فقدان ہے۔ یقیناً انسان کی معاشی تربیت کی چند مخصوص کائناتی بنیادیں ہیں کہ اگر انسان کی معاشی تربیت کے نظام کو ان بنیادوں پر کھڑا کیا جائے تو اُس کی اقتصادی مشکلات دُور ہو جائیں گی۔ لیکن وہ بنیادیں

کیا ہیں؟ مقالہ نگار کا موقف یہ ہے کہ انسان کی دنیوی فلاح و بہبود کی اہمیت، دنیاوآخرت میں اعتدال کا وجود، دنیا کے آخرت کا وسیلہ ہونے، بلاتامل و مشقت رزق نہ ملنے، امر معاش میں مصلحتِ الیہ کے کار فرما ہونے، علم وجہل کی معاشیات پر تاثیر، انسانی معاش کے اس کے اُس کے عمل اور طرزِ حیات کے ساتھ جڑے ہوئے ہونے، فرد و سماج کے روابط اور ایمان اور اقتصاد کے باہمی پیوند جیسے حقائق وہ قرآنی بنیادیں ہیں کہ جن پر انسان کی معاشی تربیت کا نظام استوار کر دیا جائے اور اُس نظام میں انسان تربیت پائے تو اُس کی تمام اقتصادی مشکلات احسن طریقے سے حل ہو سکتی ہیں۔

موجودہ شمارے کے تیسرے مقالے کا عنوان " تفسیر اضواء البیان اور ایمانِ ابو طالبؑ" ہے۔ اِس تحقیق کا پسِ منظر یہ واقعیت ہے کہ صدرِ اسلام ہی میں عالمِ اسلام میں کئی فرقے و نحلے وجود میں آئے۔ پھر ہر فرقے نے دوسروں کے عقائد و نظریات کو غلط ثابت کرنے کے لیے سرتوڑ کوشش کی اور اس حوالے سے ایک روش یہ اپنائی کہ مخالف فرقے کے پیشواوں کو خطاکار ثابت کیا جائے۔ اور جہاں یہ نہ ہو سکا تو اُن کے رشتہ دار، احباب اور اصحاب پر یلغار کر دی گئی۔ خطاکار اور درست کار ثابت کرنے کے اس معرکہ میں جو ہستیاں معترضین کے تیروں کی آماجگاہ بنیں، اُن میں حضرت علی علیہ السلام کے والد ماجد حضرت ابو طالبؑ بھی شامل ہیں۔ یقینا انہیں اس لئے نشانۂ تنقید بنایا گیا تاکہ ان کی ذات میں نقص تلاش کر کے اُسے حضرت علی علیہ السلام کے پیروکاروں کے گلے میں ڈالا جا سکے۔

حضرت ابو طالبؑ کی تنقیص کے لیے قرآن و حدیث کا سہارا لیا گیا۔ جن لوگوں نے یہ مہم جوئی کی ہے، اُن میں شنقیطی بھی شامل ہیں۔ انہوں نے اپنی تفسیر اضواء البیان، آیہ 91، سورہ ہود کے ذیل میں حضرت ابو طالبؑ کی اسلام کی خاطر دی گئی قربانیوں کو اُن کے قومی تعصب کا ساختشانہ قرار دیا ہے اور انہیں بے ایمان قلمداد کیا ہے۔ پیشِ نظر مقالے میں مقالہ نگار نے 5 قرآنی و تاریخی دلائل کی روشنی میں یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت ابو طالبؑ نہ تنہا باایمان تھے، بلکہ انہوں نے اپنے ایمانی جذبہ کی بنیاد پر رسالت مآب ﷺ کا دفاع کیا۔ علاوہ ازیں، مقالہ نگار نے موصوف کے دلائل کا یکے بعد دیگرے مدلل جواب دیا ہے۔ امید ہے یہ مقالہ ملل و نحل کی جنگ میں کشفِ حقائق کے باب میں ہمارے قارئین کے لیے ضرور مفید ثابت ہو گا۔

"امام خمینیؒ کی نظر میں تاریخ نویسی اور تاریخ سے عبرت آموزی کی اہمیت" کے عنوان کے تحت مجلّہ نور معرفت کے موجودہ شمارے کا چوتھا مقالہ تاریخ کے مطالعہ کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے۔ مقالہ نگار نے اس مقالہ میں امام خمینیؒ کے اِس موقف کی وضاحت پیش کی ہے کہ انسانی علوم میں علم "تاریخ" اپنے نتائج کے لحاظ سے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ البتہ تاریخ نویسی اور مطالعہ تاریخ کے اپنے اہم اُصول و ضوابط ہیں جن کی پابندی کی صورت میں ہی تاریخ کا مطالعہ بصیرت افروز اور عبرت آموز قرار پاتا ہے۔

اس مقالہ میں مقالہ نگار نے امام خمینی کے نکتہ نظر سے تاریخ نویسی کی اہمیت، تاریخ نویسی کی آفات، تاریخ نویسی میں علمائے دین کا کردار، تاریخ سے عبرت آموزی کی اہمیت، قرآن میں نقل شدہ تاریخی واقعات، نیز غزوات رسولؐ سے عبرت حاصل کرنے اور انبیاء کے مخالفین کے تذکرے سے نصیحت پانے جیسے عناوین کی مکمل تشریح بیان کی ہے۔ اِس غرض سے انہوں نے امام خمینیؒ کے آثار و تالیفات کی خوب خوب جانچ پڑتال کی ہے اور آپ کی کتابوں سے عین اقتباسات نقل کیے ہیں۔ بے شک، یہ مقالہ پند آموز ہے۔

پانچواں مقالہ بذات خود، پچھلے مقالہ کے طول میں ہے۔ "سیرت میں تحریف"کے عنوان سے یہ مقالہ، معروف محقق و موٴرخ، استاد رسول جعفریان کی کتاب "تاریخ سیاسی اسلام- سیرتِ رسول خداﷺ "کے اُس حصے کا ترجمہ ہے جس میں موٴلفِ کتاب نے مسلمانوں کے ہاں سیرت میں تحریف کے اسباب و عوامل پر تفصیلی تحقیقی بحث پیش کی ہے اور اِس تحریف کے تاریخی نمونے بیان کیے ہیں۔ یہاں استاد رسول جعفریان کا موقف یہ ہے کہ اگرچہ سیرت نگاروں کا عمدہ انگیزہ، رسول خداﷺ کی سیرت کا بیان ہی تھا، تاہم آہستہ آہستہ اُن کے کام میں بعض ایسے انگیزے بھی شامل ہو گئے جو سیرت میں تحریف کا موجب بنے۔ قریش کی قبل از اسلام کی دھڑے بندیاں، رسولخداﷺ کی جانشینی اور خلافت کے معاملہ میں امّتِ اسلام کا اختلافات اور مسلمان حکمرانوں کا اپنے سیاسی مقاصد کے تحت من پسند کی سیرت لکھوانا، یہ وہ عمدہ عوامل تھے جو سیرت میں تحریف کا موجب بنے۔ یہ مقالہ دراصل، ہمیں تاریخِ اسلام کے مطالعہ میں ہمیشہ اِس امر پر توجہ مرکوز رکھنے کی دعوت دیتا ہے کہ سیرت نگاروں نے جو کچھ لکھ دیا ہے، وہ سب صحیح اور حرفِ آخر نہیں ہے۔ اصل حقائق تک پہنچنے کے لئے مختلف تاریخی اسناد اور آراء کا مطالعہ ضروری ہے۔

ہمیں توقع ہے کہ 5 علمی، تحقیقی مقالات پر مشتمل مجلّہ نور معرفت کا 61واں شمارہ بھی ہمارے قارئین کو تحقیق کی نئی جہتیں دکھائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام مقالہ نگاروں اور مجلّہ ہٰذا کی ٹیم کو اس حقیر سی پیش کش پر بہترین اجر و ثواب عطا فرمائے! آمین یا ربّ العالمین!

مدیر مجلّہ،
ڈاکٹر محمد حسنین نادر